

کیا اہلبیت نبیؑ کو 'علیہم السلام' کہا جا سکتا ہے؟

<?xml encoding="UTF-8">

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب دینا کسی بھی مسلمان کے لیے مشکل نہیں ہے۔ مگر خدا برا کرے ناصبیت کا جس نے مسلمانوں میں اہلبیت نبوی کی عظمت کو کم کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ اگر یہ سوال شیعوں سے کیا جائے تو ہر ایک کا جواب یہی ہوگا کہ اہلبیت پیغمبر بلا شبہ 'علیہم السلام' ہیں مگر جب یہ سوال اہل تسنن علماء سے کیا جاتا ہے تو ان کے یہاں تین طرح کے جواب ملتے ہیں۔ ایک وہابی فکر کے علماء جو اہلبیت اطہار کو علیہم السلام کہنے کے سختی سے مخالف ہیں۔ ان کے یہاں انبیاء کے علاوہ کسی کو علیہ السلام نہیں کہا جاسکتا۔ دوسرا گروہ اس کے برعکس نہ صرف یہ کہ اہلبیت کو علیہم السلام کہنے کا قائل ہے بلکہ وہ اس کا پرجوش دفاع بھی کرتا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ ایک تیسرا گروہ وہ ہے جو نہ اس کا پوری طرح سے مخالف ہے اور نہ ہی پوری طرح سے موافق۔ بحر حال جو بھی اہل تسنن علماء اہلبیت پیغمبرؑ کو علیہم السلام کہنے کے مخالف ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ لفظ 'علیہ السلام' صرف انبیاء کے لیے استعمال ہوسکتا ہے کسی اور کے لیے نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف انبیاء کرام ہی 'معصوم عن الخطا' ہیں۔ ان کی یہ دلیل صحیح ہے کہ چونکہ انبیاء معصوم ہیں اس لیے ان کو 'علیہم السلام' کہنا چاہیے۔ شیعہ حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن کریم کی آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلبیت پیغمبرؑ بھی معصوم ہیں۔ اس وجہ سے وہ ان کے لیے لفظ 'علیہ السلام' کا استعمال کرتے ہیں۔ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ یعنی آیتہ تطہیر اس کی سب سے واضح دلیل ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (احزاب: ۳۳)

”اے اہلبیت پیغمبر اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے ہر طرح کے رجس کو دور کر دے اور تم کو اس طرح پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔“

اس آیت میں واضح طور پر اہلبیت کی پاکیزگی اور عصمت کا اعلان ہو رہا ہے۔

تمام اہل تسنن مفسیرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں پاکیزگی سے مراد شرک و کفر اور شک سے پاکیزگی ہے۔ یعنی اہلبیت اطہار کے یہاں شرک و کفر کا گزر نہیں ہے۔

اہل تسنن کے بزرگ عالم احمد ابن حنبل کتاب 'فضائل الصحابہ' میں اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں: رسول خداؐ 6 ماہ کے عرصے تک ہر روز نماز صبح کے لئے نکلتے ہوئے حضرت فاطمہ (س) کے گھر کے دروازے پر رک کر صدا دیتے تھے ”اے اہل بیت! نماز! نماز! نماز! اے اہل بیت!“ اللہ کا بس یہ ارادہ ہے کہ تم لوگوں سے ہر گناہ کو دور رکھے اے میرے اہلبیت! اللہ تمہیں پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ [فضائل الصحابہ، ج 2 ص 761]۔

اس روایت کو مندرجہ ذیل اہل تسنن کتابوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

• سنن ترمذی ج ۵ ص ۳۵۲ ح 6

• مسند احمد ابن حنبل ج ۴ ص ۵۱۶

• المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۱۷۲ ح ۳۲۰۶

• المعجم الکبیر ج ۳ ص ۵۶ وغیرہ

دوسری آیت جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے وہ ہے سورہ سجدہ کی آیت نمبر ۵۶۔

روایت میں ملتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“
(السجدہ، 32: 56)

تو صحابہ کرام نے سرور کائنات سے پوچھا:

”یا رسول اللہ کیف نصل علیک؟“

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:
”قولوا اللهم صل علی محمد و۔۔ وذریته کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم۔“
”مجھ پر درود ایسے پڑھو: ”اے اللہ! محمدؐ پر اور ان کی ---- ذریت پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر درود بھیجا ہے۔“

(صحیح مسلم باب التسمیع والتحمید والتأمین، ج: 1، ص: 306، حدیث: 407)

اس روایت سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجنے کا فرمان ایک قرآنی حکم ہے۔ بلکہ ان حضرات کے لیے لفظ ’علیہ السلام‘ کا استعمال نہ کرنا حکم قرآن کی خلاف ورزی ہوگا۔

ایک اور معتبر حوالے میں حدیث کے فقرے اس طرح ہیں: آنحضرتؐ نے جواب میں اس طرح فرمایا: ”قولوا، اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم إنک حمید مجید، اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم إنک حمید مجید۔“

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲/۹۴۰، رقم الحدیث: ۶۱۱۲) اس روایت میں بھی آل پاک کا ذکر موجود ہے مگر ازواج کو اس درود میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نماز کی قبولیت کے لیے بھی محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود پڑھنا لازمی ہے۔ یہ تمام دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں آل محمدؐ کے لیے لفظ ’علیہ السلام‘ کا استعمال حکم قرآن اور حکم رسولؐ ہے۔

اہل تسنن کے یہاں ناصبی اور خارجی فکر رکھنے والے علماء اور مفتیان کی ہر آن کوشش رہتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو اہلبیت کی محبت سے دور کر دیا جائے۔ اپنی برادری کے دوسرے مسلمانوں کو اہلبیت کے راستے سے روکنے کے لیے وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ روش شیعوں کی ہے جو روافض ہیں اس لیے کہ یہ اہل بدعت کا دستور ہے کہ وہ آل رسولؐ کے لیے ’علیہ السلام‘ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بدعتیہ نام نہاد مسلمان، وہابی مفتیان در حقیقت خود اہل سنت کا نام خراب کرتے ہیں۔ شاید وہ یہ نہیں جانتے کہ اہل تسنن کے کئی بزرگ علماء نے لفظ ’علیہ السلام‘ کو پنجن تن پاک کی ہر فرد کے لیے اپنی اپنی کتابوں میں استعمال کیا ہے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

• صحیح بخاری مع فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ششم صفحات ۱۷۷، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۲۲ پر جناب فاطمہ (س) کے لیے ’علیہا السلام‘ لکھا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۹ پر امام حسین ابن علی کے لیے ’علیہما السلام‘ تحریر ہے۔

• کتاب عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد ہفتم ص ۲۳۷ (مطبوعہ قسطنطنیہ) پر جناب فاطمہ (س) کے لیے ’علیہا السلام‘ لکھا ہے۔

• اسی طرح کی تحریر ارشاد الباری شرح صحیح بخاری جلد ایک صفحہ ۹۷ (مطبوعہ قسطنطنیہ) پر دیکھی

جاسکتی ہے۔

• اہل تسنن کے بزرگ مفسر قرآن علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۷۰۰ (مطبوعہ دار الطباعة العاصره قسطنطنیہ) پر اور جلد ہشتم صفحہ ۳۲۲ پر حضرات حسنین اور مولا علی کے ناموں کے ساتھ 'علیہ السلام' لگایا ہے۔

• قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی تالیف تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۴۱۲ پر 'حسین بن علی علیہما السلام' لکھا ہے۔

• حتّٰی کہ شیعوں کی رد میں لکھی جانے والی کتاب 'تحفۃ اثنا عشریہ' میں متعدد مقامات پر پنجتن پاک کے اسماء کے ساتھ لفظ 'علیہ السلام' کا استعمال ہوا ہے۔

لہذا وہابی علماء کا یہ کہنا کہ اہلبیت علیہم السلام کے اسماء گرامی کے ساتھ لفظ 'علیہ السلام' لگانا بدعت ہے، ایک جھوٹ ہے۔ بلکہ یہ اہلبیت اطہار کا حق ہے کہ ان کے احترام میں ان کے اسماء گرامی کے ساتھ 'علیہ السلام' لگایا جائے۔ حقیقت تو یہ ہے یہ ناصبی علماء بغض اہلبیت کی بیماری میں مبتلا ہیں اور اس کی وجہ مندرجہ ذیل حدیث میں موجود ہے۔

ایک حدیث میں ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: 'من لم يعرف حق عترتی فلاحدی ثلث امّا منافق واما ولدزانیۃ واما حملتہ امّہ علی غیر طہر۔'

۔جومیری اولاد کاحق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں، یا تومنافق ہے یا حرام زادہ ہے یا عالم نجاست میں نطفہ منعقد ہوا ہے۔

(کنز العمال: ح ۳۴۱۹۹، مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۱۰۴)

احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک مشہور حدیث ہے جو اس مطلب کے لئے قول فصل ہے آنحضرت نے علی ابن ابی طالب کے لئے فرمایا: لحمہ لحمی .. یا: دمہ دمی انکا گوشت میرا گوشت ہے انکا خون میرا خون ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جو نبی رحمت کے مانند گوشت پوست اور خون رکھتا ہو وہ احترام میں بھی نبی کے جیسا ہی ہوگا ورنہ وہ لوگ جو نبی اکرم (ص) کا احترام نہ جانتے ہوں وہ آل نبی (ع) کا احترام کیا جانیں گے۔